سوانح حسنہ رسالت مآبؐ

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(از قلم مولوی ابو عبد الوحید عبد الرشید ارشد صاحب ٹونبٹر بھنوی جماعت دہم دیو سماج ہائی سکول موگا)

ہمارے پیارے حضرت محمد صلعم ۵۷۵ء میں قبیلہ قریش کے ایک معزز ممبر کے گھر پیدا ہوئے۔ لوگوں کو بہترین طور پر تقویت دینے والی ہستی آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب میں رونما ہوئی۔ بچپن اور اوائل عمر میں ہی والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ کی ابتدائی زندگی جن تکالیف اور مشکلات میں بسر ہوئی وہ تو تقریباً روزِ روشن کی طرح درخشاں ہے۔

اصل میں میرا مضمون یہ ہے کہ آنحضرتؐ ایک اعلیٰ نمونہ کی ہستی تھی۔ پیشتر اس کے کہ میں ان کی زندگی پر بطور آدمی کے کچھ روشنی ڈالوں میں مسلمان بھائیوں پر ظاہر کر دینا واجب بلکہ فرض سمجھتا ہوں۔ آپ کی حیات میں بعض نے آپ کو خوبیوں اور نیکیوں کا مرقع سمجھکر "فرشتہ" یعنی بالکل خدا ثانی سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ وہ لوگ اپنے خیال میں کسی قدر سچے معلوم ہونگے۔ کیونکہ بمطابق حالات عرب کے جو کہ اس وقت اس ملک میں طاری تھے۔ آنحضرتؐ جیسی ہستی کا پیدا ہونا خالی از تعجب نہ تھا لیکن خداوند کریم نے قرآنِ شریف میں صاف صاف بیان کر دیا۔ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ - کہ کہدے اے نبیؐ کہ میں تم جیسا انسان ہوں مجھ میں اور تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور تم پر نہیں۔ دوسری اور باتوں میں تم جیسا ہوں مثلاً تم بھی بشر ہو میں بھی بشر ہوں تم سوتے ہو میں بھی سوتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

وہ دنیا کو راہِ راست پر لانے والا۔ انسان کے اندر سے حسد اور بغض کی آگ بجھانے والا۔ بُت پرستی کو مٹانے والا تمام دنیا کے لئے رحمت اور ہدایت بن کر آنے والا۔ توحید کی اشاعت کرنے والا آج یتیمی کی زندگی کو طے کر کے دنیا کو پیغامِ خدا سنانے کیلئے کمر باندھتا ہے۔ حاسد سے حاسد اور دشمن سے دشمن بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتے تھے کہ آنحضرتؐ ایک بہادر تحمل مزاج وعدے کے پکے دشمنوں سے اچھا سلوک کرنے والے انسان تھے ؎

پاک دامن، نیک سیرت، خوش ادا، صادق، امین ✣ رحمدل، ہمدرد، مخلص، عدل پرور، مہربان

(۱) آپ کی تحمل مزاجی کو دیکھئے کہ دشمنوں نے ہر طرف سے تنگ کیا ہوا ہے جہاں جاتے ہیں کفار اینٹ پتھر پھینکتے ہیں لیکن آپ برابر یہ نعرہ لگاتے جاتے ہیں اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ میری قدر کو نہیں سمجھ سکتے۔ دشمنوں نے آپ کے دندان مبارک شہید کر دیئے لیکن آپ نے اس دندان کے توڑنے والے کو بڑی فراخ دلی سے معاف کر دیا اور فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج سے تو اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بھی بچا لیتا۔

(۲) آنحضرتؐ وعدہ کے اس قدر پکے تھے۔ اگر آپ کسی سے وعدہ کر لیتے تھے تو اس کو ایفا کر کے چھوڑتے تھے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے ایک حدیث سے ثابت ہے کہ آپ کا ایک نصاریٰ سے لین دین تھا۔ ایک دن وہ آپ کو دروازے پر کھڑا کر کے خود یہ کہکر کہ میں ابھی آتا ہوں چلا گیا آپ نے کہا بہت اچھا۔ لیکن اس آدمی کو شاید کثرت مصروفیت کی وجہ سے آپ کا خیال بھول گیا۔ دن بھر بعد یاد آیا۔ کیا دیکھا کہ آنحضورؐ وہاں توقف فرما ہیں۔ آپ نے ہنس کر کہا اے بھائی تیری وجہ سے اس دفعہ مجھکو کچھ تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور کچھ وعدہ کی وجہ سے۔ حضرت خدیجہؓ سے مروی ہے کہ میرے مسلمان ہونے سے پہلے رسولِ عربی تاجدارِ دوجہاںؐ میرے ہاں تجارت کے کام پر مامور تھے۔ میں نے آپ جیسا راستباز اور دیانتدار کبھی نہیں دیکھا میں نے ان سے کبھی حساب طلب نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنی راستبازی اور دیانتداری سے سب چیز کا حساب میرے سپرد کر دیتے تھے

(۳) بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اس قدر رکھتے تھے کہ کمال تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ شہر کے باہر جنگل میں پھر رہے تھے۔ آپ نے ایک پیرِ مرد دیکھا جو کہ بالکل تھکا ماندہ تھا اور قدم قدم پر بیٹھکر چلتا تھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کو کندھوں پر اٹھا کر گھر لے آئے۔ اس کی خوب مہمان نوازی اور خاطر داری کی رات بھر اس کے پاؤں دباتے رہے اور میٹھی میٹھی باتوں سے خوش و خرم رکھا۔ وہ بوڑھا نصاریٰ قوم سے تھا۔ اس نے حضرت مسیح کا قصہ اور اپنے مذہب کی فضیلتیں بیان کیں۔ آپ ان کو غور سے سنتے رہے اور کوئی بھی جواب نہ دیا تاکہ اس کا دل نہ دکھے۔ آخر اُس نصاری کو نہلایا دھلایا اور کھانا وغیرہ کھلا کر باہر دور تک چھوڑنے گئے۔ اس بوڑھے نے کہا اے چاند سی شکل والے نوجوان میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کو ایک نصیحت دوں کہ ایک محمدؐ نامی آدمی ہے جو کہ اپنے آپ کو نبیؐ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے دیکھنا اس کے دغا و فریب اور جعلسازی کے پھندے میں نہ آجانا۔ وہ لوگوں کو اپنے پھندے میں پھنسانا چاہتا ہے۔ مجھے تجھ پر رحم آتا ہے کہ تو ایک بنی نوع انسان کا خیر خواہ، غریبوں بیکسوں اور یتیموں کے دکھ درد کا علاج کرنے والا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ محمدؐ کے دام فریب میں آکر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ آپ بے اختیار ہنس پڑے اور فرمایا اگر ناگوار نہ گزرے تو میں تم کو بتاؤں کہ محمدؐ میں ہی ہوں اس پر وہ بہت ہی حیران ہوا۔ (ایڈیٹر۔ واللہ اعلم یہ روایت کہاں کی ہے اور کیسی ہے؟)۔

(۴) نرم طبیعت کے اتنے تھے کہ گلی میں جاتے ہوئے متعصب عورتیں آپ پر کوڑا کرکٹ پھینک دیتی تھیں۔ لیکن آپ کبھی بددعا نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت آپ کے راستے میں کانٹے ڈال دیا کرتی تھی جس وقت گذرا کرتے تھے اتفاقیہ وہ بیمار ہوگئی۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ وہ عورت کہاں چلی گئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہوگئی ہے۔ آپ اس کے گھر میں اس کی خبر لینے گئے وہ عورت حیران و ششدر رہ گئی کہ میں تو راستے میں کانٹے ڈال دیا کرتی تھی اور یہ میری تیمارداری کرنے آئے ہیں۔ (فیہ مافیہ)

(۵) سادے اس قدر تھے کہ آپ کے جبہ پر کئی چمڑے کی ٹاکیاں لگی ہوئی تھیں اور تمام گھر کا کاروبار خود ہی کرتے تھے۔

(۶) جانوروں کے لئے ہمدردی بڑی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ باہر جنگل میں گئے۔ وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں